بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الزجاجة الثانية

امام بغوی صاحبِ مصابیح السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تذکرہ میں

زیرِ نظر مضمون مولانا ڈاکٹر حافظ دادشاہ بلوچ کے پی، ایچ، ڈی مقالہ ''خلاصة البيان في شرح لغات المشكوٰة'' عربی کے ایک باب کا اردو ترجمہ ہے جسے ادارہ ناظرین کے علمی ذوق کو دوبالا کرنے اور تحقیقی پیاس کو بجھانے کے لئے پیش کررہا ہے (ادارہ)

نام: محمد اور کہا گیا ہے محمود، پہلا مشہور تر اور راجح ترین ہے۔

کنیت: ابوعبداللہ۔

لقب: ولی الدین، الخطیب۔

نسبت: تبریزی تا اوپر دو نقطہ کے کسرہ اور باء ایک نقطہ کے سکون اور راء کے کسرہ اور یاء نیچے دو نقطہ کے سکون کے ساتھ، جس کے بعد زاء ہے اور یہ ادربیجان کے بڑے شہروں میں سے ہے۔ اسی طرح ہے وفیات الاعیان میں[1] اور اسی طرح ذکر کیا ہے سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیکن مشہور تاء کا فتحہ ہے اور یہ وطنی نسبت ہے، شیخ ابوعبداللہ تبریز کے تھے اور ان کو نسبی نسبت سے عمری بھی کہا جاتا ہے، آپؒ خطیب تبریزی سے مشہور ہیں۔

نسب: محمد بن عبداللہ بن محمد، مشہور یہی ہے کہ آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے لیکن شیخ نے خود اپنی کتاب ''اکمال فی اسماء الرجال'' کے آخر میں اپنے والد کا نام عبیداللہ تصغیر کے صیغے کے ساتھ لکھا ہے چنانچہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ، ولی الدین ابوعبداللہ یا عبیداللہ خطیب ابن محمد، عمری، تبریزی ہیں۔

ولادت اور وفات: آپ کی تاریخ ولادت اور اسی طرح تاریخ وفات کسی مؤرخ نے نہیں لکھی، البتہ اس عبارت سے جو انہوں نے خود اپنی کتاب ''اکمال فی اسماء الرجال'' کے آخر میں لکھی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۷۴۷ھ سات سو چالیس ہجری میں زندہ تھے، اس لئے کہ یہ ان کی کتاب ''اکمال'' کا سن اکمال ہے۔

فضیلت اور پرہیزگاری: آپؒ اپنے دور کے لوگوں میں بڑے پرہیزگار انسان، بلیغ خطیب اور مشہور محدث تھے، آپ کے بارے میں شیخ ملا علی، قاری صاحبِ مرقات المفاتیحؒ نے فرمایا ہے: ''مولانا الحبر العلاّمة والبحر الفهّامة، مظهر

الحقائق وموضح الدقائق، الشیخ، التقی، النقی، ولی الدین محمد بن عبداللہ، الخطیب، التبریزی."[2]

اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے آپ کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ سے کی ہے:

"العالم، العامل، السالک، الناسک، الوارع، البارع، الفاضل الکامل، ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ، العمری، الخطیب، التبریزی، طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ."[3] اور شیخ محمد بن جعفر کتانیؒ نے آپ کا ذکر خیر یوں کیا ہے: "الامام، ولی اللہ، بقیۃ الاولیاء وقطب العلماء ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، الخطیب، العمری، التبریزی."[4]

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی تھے جیسے ان حضرات نے ان کی تعریف کی ہے اور تیرے لئے ان سب کی تعریف کی بجائے شیخ کے شیخ، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ان کی ایسی تعریف کرنی کافی ہے، جو کسی کی فضیلت کے بارے میں انتہائی درجے میں کہی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ اور معلم کا قول، متعلم ومرید کے بارے میں مقبول ہے، اگرچہ شاگردوں کے اقوال اپنے اساتذہ کے بارے میں شک وشبہ سے خالی نہیں ہوتے، اس لئے کہ وہ کبھی مشائخ سے زیادہ محبت اور اعلیٰ حسن اعتقاد کی بناء پر ہوتے ہیں اور پہلا ایسا نہیں ہوتا، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شاگرد خطیب تبریزی صاحب مشکوٰۃ کے بارے میں یوں فرمایا ہے: "وقد کنت قبل قد استشرت الاخ فی الدین، المساھم فی الیقین، بقیۃ الاولیاء، قطب الصلحاء، شرف الزھاد والعباد ولی الدین محمدبن عبداللہ، الخطیب دامت برکتہ." انتہٰی۔[5]

شیخؒ کے اساتذہ وتلامذہ: شیخ خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا اور انہوں نے بھی بڑے شیوخ سے استفادہ کیا جن کے حالات بلکہ نام بھی ہم تک نہیں پہنچے مگر نادر، چنانچہ مشہور یہ ہے کہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ، شیخ، علامہ طیبی، صاحب الکاشف عن حقائق السنن رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بڑے علماء کے شاگرد ہیں اسی طرح بیان فرمایا ہے صاحب ظفر المحصلین باحوال المصنفین نے۔[6]

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیفات: شیخ تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے چند تالیفات یادگار چھوڑی ہیں، جیسا کہ ان کے علمی تفوق اور ارشادی بلندی سے معلوم ہوتا ہے لیکن ان کے تذکروں تک ہم رسائی حاصل نہ کرسکے، بجز چند ایک کے، چنانچہ ہم تک صرف ان کی دو تالیفیں پہنچی ہیں جو کہ ان کی شہرت اور رتبے کی بلندی کا سبب بنی ہیں، پہلی مشکوٰۃ

المصابیح اور دوسری اکمال فی اسماء الرجال ہے لو، اب میں ان کے احوال سے متعلق جامع کلام کرتا ہوں:

مشکوۃ المصابیح: شیخ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مصابیح السنۃ تالیف کی اور اس کی تقسیم کی صحاح اور حسان کی طرف، صحاح سے وہ ارادہ کرتے ہوئے جو شیخین نے ذکر کیا ہے یا دونوں میں سے ایک نے اور حسان سے وہ جو سنن اربعہ والوں نے ذکر کیا ہے مع دارمی کے یا ان میں سے بعض نے، یہ ان کی اپنی اصطلاح ہے، اس میں انہوں نے خصوصی طور پر تخریج حدیث کرنے والے کو متعین نہیں کیا اور نہ ہی اس صحابی کو متعین کیا جس نے وہ حدیث روایت کی ہے، جس پر شیخ ولی الدین خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے تشریف لاکر، مصابیح کی تکمیل کی اور اس کے ابواب میں اضافہ کیا اور جس صحابی سے حدیث مروی ہے اسے ذکر کیا اور اس کتاب کو بھی ذکر کیا جس سے مصابیح والے نے حدیث لی ہے اور صحاح وحسان کے ہر باب پر ایک فصلِ ثالث کا اضافہ کیا سوائے بعض مقامات کے اور اس کا نام رکھا "مشکوٰۃ المصابیح"۔

اس کی تالیف سے جمعہ کے دن، پچھلے پہر، رمضان کے آخری دن، شوال کا چاند دیکھنے کے وقت، ۷۳۷ھ، سات سو سینتیس ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فارغ ہوئے، جیسا کہ اس کے آخر میں (خود) فرمایا ہے۔

کتاب کی ابتداء: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ شھادۃ تکون للنجاۃ وسیلۃ ولرفع الدرجات کفیلۃ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی بعثہ وطرق الایمان قد عفت اٰثارھا وخبت انوارھا ووھنت ارکانھا وجھل مکانھا فشید صلوات اللہ علیہ وسلامہ من معالمہ ما عفاو شفی من العلیل فی تائید کلمۃ التوحید من کان علی شفاء الخ–

کتاب کی انتہاء: وعن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول فی قولہ تعالی "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالی، رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن (قال مؤلف الکتاب شکر اللہ سعیہ واتم علیہ نعمتہ) قد وقع الفراغ من جمع الاحادیث النبویۃ ﷺ اخر یوم الجمعۃ من رمضان عند رؤیۃ ھلال شوال سنۃ سبع وثلثین وسبع ماۃ بحمد

الله وحسن توفيقه والحمد لله رب العٰلمين والصلوة والسلام علٰى رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين [ے]

سببِ تالیف کتاب مشکوة المصابیح:

خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کے دیباچے میں فرمایا ہے:

"اما بعد! فان التمسک بهديه لا يستتب الابالاقتفاء لما صدر من مشكوته والاعتصام بحبل الله لايتم الا ببيان كشفه وكان كتاب المصابيح الذى صنفه الامام، محى السنة، قامع البدعة ابومحمد الحسين بن مسعود الفراء، البغوى رفع الله درجته اجمع كتاب صنف فى بابه واضبط لشوارد الاحاديث و اوابدها ولما سلک رضى الله عنه طريق الاختصار وحذف الاسانيد تكلم فيه بعض النقاد وان كان نقله وانه من الثقات كالاسناد لكن ليس ما فيه اعلام كالاغفال فاستخرت الله واستوفقت منه فاعملت ما اغفله فاودعت كل حديث منه فى مقره كما رواه الائمة المتقنون والثقات الراسخون." [۸]

ترجمہ: امابعد! بیشک آپ ﷺ کی سیرت کو بخوبی اپنانا مکمل نہیں ہوسکتا مگر اس کی پیروی کے ساتھ جو آپ ﷺ کے طاقچہ یعنی سینہ مبارک سے صادر ہوا اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے نہیں تھاما جاسکتا مگر آپ ﷺ کی وضاحت کو سامنے رکھنے کے ساتھ اور کتاب المصابیح، جسے (دین کے) پیشوا، سنت کے زندہ کرنے والے، بدعت کے بیخ کن، ابومحمد حسین بن مسعود فراء، بغوی، رفع اللہ درجتہ نے تصنیف کیا ہے، اپنے باب میں جامع ترین تصنیف کردہ کتاب تھی اور شوارد احادیث (مخفی المحل) واوابد احادیث (مخفی المراد) کو زیادہ ضبط کرنے والی تھی اور جب مصنف رضی اللہ عنہ اختصار کی راہ چلے اور اسانید کو حذف کیا تو بعض ناقدین حدیث (کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والے) نے اس میں (گرفت کرتے ہوئے) کلام کیا اگرچہ آپ کا نقل کرنا جب کہ ثقات (بااعتماد) میں سے ہیں، مثل اسناد کے ہے، تاہم بانشان مثل بے نشان کے نہیں ہوسکتا، پس میں نے اللہ تعالیٰ سے خیر چاہا اور توفیق طلب کی، چنانچہ میں نے، اسے بانشان کردیا، جسے اس نے بے نشان چھوڑا اور اس میں سے ہر حدیث کو اس کے محل میں رکھا، جس طرح کہ ائمہ متقنین اور ثقات راسخین نے اسے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں! یہ استخارہ استاذ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ سے تھا اور مشکوٰة المصابیح کے پہلے شارح آپؒ ہی ہیں اور یہ دونوں (استاذ، شاگرد) پہلے مشورہ کرتے رہے کہ احادیث مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰة والسلام میں

ایک کتاب جمع کی جائے چنانچہ دونوں کی رائے مصابیح کے تکملہ پر متفق ہوگئی اور یہ ان دونوں کے باہمی مشورہ اور اللہ تعالیٰ سے استخارے کے بعد ہوا اور اس بارے میں علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت یہ رہی، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وقد کنت قبل قد استشرت الاخ في الدين، المساهم في اليقين، بقية الاولياء، قطب الصلحاء، شرف الزهاد والعباد، ولي الدين محمد بن عبدالله الخطيب دامت بركته' بجمع اصل من الاحاديث المصطفوية على صاحبها افضل التحية والسلام فاتفق رأينا على تكملة المصابيح، وتهذيبه، وتشذيبه، وتعيين رواته، ونسبة الاحاديث الى الائمة المتقنين فما قصّر فيما اشرت اليه من جمعه، فبذل وسعه واستفرغ طاقته فيما رمت منه الخ.[9]

ترجمہ: اور میں نے پہلے ہی سے دینی بھائی، یقین کے شریک، اولیاء کے باقیماندہ، صلحاء کے قطب، زاہدوں اور عابدوں کے برگزیدہ، ولی الدین محمد بن عبداللہ، خطیب، جس کی برکت ہمیشہ رہے، سے مشورہ کیا تھا احادیث مصطفویہ علی صاحبہا افضل التحیۃ والسلام میں سے ایک اصل کے جمع کرنے کا، چنانچہ ہماری رائے متفق ہوگئی مصابیح کی تکمیل اور کاٹ چھانٹ اور راویوں کی تعیین اور احادیث کی نسبت مضبوط ائمہ کی طرف کرنے پر، پس انہوں نے کوتاہی نہیں کی اس میں جس کے جمع کرنے کی طرف میں نے انہیں اشارہ کیا، چنانچہ انہوں نے اپنی کوشش پوری لگادی اور اپنی طاقت صرف کرڈالی اس میں جو میں نے ان سے چاہا الخ۔

اور جان لیجئے کہ جب مشکوٰۃ کو پورا کرنا میسر ہوا اور اس کے مہر کو اختتام کے ذریعے توڑا گیا تو مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ نے طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ پر پیش کردیا انہوں نے اسے عمدہ گردانا اور اس کو مستحسن پایا[10] اور اس کے معضل کی شرح اور مشکل کے حل کے لئے کوشش کی پنڈلی سے پائنچہ چڑھایا جیسا کہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فلما فرغ من اتمامه شمرت عن ساق الجدفي شرح معضله وحل مشكله وتلخيص عويصه وابراز نكاته ولطائفه على ما يستدعيه غرائب اللغة والنحو ويقتضيه علم المعاني والبيان بعد تتبع الكتب المنسوبة الى الائمة رضي الله عنهم وشكر مساعيهم، معلما لكل مصنف بعلامة مختصة به ا ه.[11]

ترجمہ: پھر جب اس کے پورا کرنے سے فارغ ہوا تو میں نے کوشش کی پنڈلی سے پائنچہ چڑھایا، اس کے معضل کی تشریح اور مشکل کے حل اور دشوار فہم کے کھول کر بیان کرنے

اور اس کے نکتوں اور لطائف کو سامنے لانے کے لئے ایسے انداز پر جسے غریب اللغۃ والنحو چاہے اور علم معانی وبیان تقاضا کرے ان کتب کی جستجو کے بعد جو ائمہ رضی اللہ عنہم وشکر مساعیہم کی طرف منسوب ہیں، ہر مصنف کے لئے ایک خاص علامت پر نشاندہی کرتے ہوئے (بات پوری ہوگئی)۔

یہ مشکوٰۃ المصابیح کا سب سے پہلا حاشیہ ہے بلکہ تمام شروح سے فائق اور ان کا مدار ہے اور مشکوٰۃ کے حل میں حجت شرح یہی ہے کیونکہ صاحب البیت ادری بمافیہ (گھر والا گھر کے اندر کی چیز سے خوب واقف ہوتا ہے) اور جو اس کا باپ ہو وہ تو اس (واقفیت) کے بارے میں اس سے بھی زیادہ ہے، تو یہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں جو کہ علمی وروحانی باپ ہیں علمی گھر والے خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اور گھر اس کا مشکوٰۃ مصابیح السنۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے (سنت نبویہ کے چراغوں کا چراغدان ہے) علاوہ ازیں علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ تمام علوم کے سمندر ہیں بالخصوص ادب، معانی اور بیان کے جیسا کہ ان کے تذکرہ، الزجاجۃ الثالثۃ میں یہ بات آجائے گی۔

وجہ تسمیہ مشکوٰۃ: اس کتاب کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھنے کی وجہ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح بیان فرمایا ہے، اس پر اضافے کی گنجائش نہیں ہے، دیگر شراح نے وہی نقل کیا ہے اور اپنی عبارات اور اپنے خیالات سے اسے پھیلا کر بیان کیا ہے جیسے کہ محدث دہلوی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں، طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **قولہ! (بمشکوۃ المصابیح) روعی المناسبة بین الاسم والمسمی مقتبسا من کلام اللہ المجید، وذالک ان المشکوۃ انما قصد بھا لیجتمع ضوء المصباح فیکون اشد تقویا بخلاف المکان الواسع فان الضوء ینبث فیہ وینتشر وکذالک الاحادیث اذا کانت غفلا من سمۃ الرواۃ انتشرت واذا قیدت بالراوی انضبطت واستقرت فی امکنتھا۔**[۱۲]

ترجمہ: لفظ مشکوٰۃ المصابیح- قرآن مجید سے اقتباس کرتے ہوئے اسم اور مسمی میں مناسبت کی رعایت کی گئی ہے اور یہ اس طرح کہ مشکوٰۃ (چراغدان) کا انتظام واہتمام اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ چراغ کی روشنی یکجا ہو کر خوب طاقت ور بن جائے، برخلاف کشادہ جگہ کے، اس لئے کہ اس میں روشنی پھیل جاتی ہے اور بکھر جاتی ہے، اسی طرح احادیث ہیں کہ جب یہ راویوں کی علامت سے خالی تھیں تو بکھر گئیں اور جب راوی کے ساتھ مقید (بند) کی گئیں تو منضبط (یکجا) ہوگئیں اور اپنی، اپنی جگہوں میں قرار پکڑ گئیں (جس سے اب ہر ایک، چراغدان میں رکھی ہوئی شمع تاباں دکھائی دے

رہی ہے) اور سبب تالیف کتاب کی ابتداء میں جو لفظ مشکوٰۃ آیا ہے علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی ایسی بات فرمائی ہے جو فائدہ فریدہ سے خالی نہیں (اس لئے نظر ناظرین کردیتا ہوں)، علامہ طیبی نے فرمایا: (المشکوۃ الکوۃ فی الجدار غیر النافذۃ یوضع فیھا المصباح وھی ھٰھنا مستعارۃ لصدر الرسول ﷺ مشبہ صدرہ بھا لانھا کالکوۃ ذو وجھین فمن وجہ یقتبس النور من القلب المستنیر ومن آخر یفیض ذالک النور المقتبس علی الخلق، وذالک لاستعدادہ باشراحہ مرتین وشبہ قلبہ ﷺ بالزجاجۃ المنعوتۃ بالکوکب الدری لصفائہ واشراقہ وخلوصہ من کدورۃ الھوی ولوث النفس الامارۃ وھٰذا ھو المعنی فی خطبۃ المصابیح بقولہ "خرجت من مشکوۃ التقوی" وشبھت اللطیفۃ القدسیۃ المزھرۃ فی القلب بالمصباح الثاقب." [۱۳]

ترجمہ: مشکوٰۃ دیوار میں وہ روشن دان ہے جو آر پار نہ ہو جس میں چراغ رکھا جاتا ہو اور وہ یہاں پر رسول اللہ ﷺ کے سینہ (مبارک) کے لئے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، آپ ﷺ کا سینہ مبارک مثل روشن دان کے دو جہت والا ہے چنانچہ ایک جہت سے روشن دل سے نور کو حاصل کرتا ہے اور دوسری (جہت) سے اسی حاصل کردہ نور کا لوگوں پر فیضان کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ اس میں دو مرتبہ اشراح (کھولنے) کی وجہ سے استعداد آگئی ہے اور آپ ﷺ کے دل کو اس کی صفائی، چمک دمک، خواہشات کے میل کچیل اور نفس امارہ کی آلودگی سے ستھرائی کی بنا پر ایسے شیشے سے تشبیہ دی ہے، جس کی حالت چمکتے تارے کی سی ہے اور مصابیح کے خطبے میں اس کے قول "خرجت من مشکوۃ التقوی" سے یہی مراد ہے اور دل کے پاکیزہ روشن لطیفہ (نکتے) کو روشن چراغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

مشکوۃ المصابیح کی طرف علماء کی توجہ: اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو شہرت، قبولیت اور علماء کرام کے اہتمام سے بہت بڑا حصہ عطا فرمایا ہے اور یہ مصابیح سے بھی زیادہ ہے اور علماء کرام نے اس کی طرف توجہ دی ہے حتیٰ کہ اس پر منہ کے بل گرگئے ہیں (ہمہ تن مشغول ہوگئے ہیں) پڑھنے، شرح کرنے، پڑھانے، اضافہ کرنے، استدراک کرنے اور مختلف لغات کی طرف نقل کرنے کے اعتبار سے، پس یہ بہت بڑی دلیل ہے اس کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے اخلاصِ نیت، اس کے عمل کے مقبول ہونے اور مقصود تک رسائی پر جس کا مصنف رحمہ اللہ نے اپنے قول واسئل اللہ ....ان ینفعنی فی الحیوۃ وبعد الممات وجمیع المسلمین

والمسلمات [۱۴] سے ارادہ فرمایا ہے، چنانچہ لو، اب میں مشکوۃ پر علماء کرام کی مساعی میں سے کچھ حصہ بیان کرتا ہوں، احاطہ کرنا میری طاقت سے خارج ہے احاطہ کے لئے لائق ہے کہ کئی مقالے لکھے جائیں۔

شروح وتعلیقات مشکوۃ

پہلی: علامہ حسین بن محمد، طیبی، متوفی ۷۴۳ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے جس کا نام رکھا ہے "الکاشف عن حقائق السنن"۔

اگرچہ یہ دور طباعت اور نشر کا ایسا دور ہے کہ جس نے ہر عمدہ و ردّی کو لباس فاخرہ میں ظاہر کیا ہے، اس کے باوجود یہ شرح قریب تھی کہ ناپید ہوجاتی اور یہ محض بوجہ علم وعلماء متقنین اور ان کے محبین کے (اس دور میں) ختم ہوجانے کے ہے اور جو باقی ماندہ ہیں، ان میں سے یا ان سے قریب ہیں یا ان سے کچھ مناسبت رکھنے والے ہیں تو وہ کمینی دنیا کے مصائب اور گھٹیے نفس کی بیماریوں میں محبوس ہیں، پس ہائے افسوس، صد افسوس، اس عصر اور معاصرین پر، تاہم اس امت امّیہ پر اللہ تعالیٰ کے احسان کو بھلایا نہیں جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ادوار میں مخفی گوشہ نشین افراد کو چھپا رکھا ہے، اللہ کی قسم، اللہ اس دین کی تائید قیامت تک فرماتے رہیں گے، بلکلیہ اسے مٹنے نہیں دیں گے، اللہ اس کی تائید فرمائیں گے اہلیت والے عاشق کے ذریعے یا ہانکنے والے فاسق کے ذریعے، سو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے نیک بخت اولاد پر، علامہ شیخ نور احمد بانی ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی کی اولاد پر (اس ادارہ کی بنیاد شیخ نور احمد مرحوم نے اہم دینی کتب کی اشاعت کے لئے رکھی اور انہوں نے اس کے ذریعے بہت ساری اہم کتب کو طبع کیا، جن پر رہتی دنیا تک وہ مشکور ہوں گے جیسے اعلاء السنن شیخ ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اور کتاب الاصل امام محمد شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اور ان جیسی دیگر کتب) اللہ تعالیٰ انہیں ہماری اور پوری امت مسلمہ کی طرف سے بدلہ عطا فرمائے، اس لئے کہ ان حضرات نے اس عظیم الشان شرح کی طباعت کا اہتمام فرمایا اور یہ ان کی طرف سے ان کے والد رحمہ اللہ تعالیٰ کی تمنا کو پوری کرنا تھا، اس لئے کہ شیخ نور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ یہ ارادہ پہلے ہی کرچکے تھے اور اس کے لئے کسی قدر کوشش بھی کی تھی لیکن نہ چاہی ہوئی چاہت (موت) بیچ میں آڑے آگئی اور وہ اپنی چاہت کو پاگئے، چنانچہ ان حضرات نے بارہ جلدوں پر مشتمل اسے طبع فرمایا اور آخری بارہویں جلد صرف فہرست ہے اور اس میں ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک رسالہ ہے "اجوبۃ ابن حجر عن احادیث المصابیح" اور خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ کا رسالہ "اکمال فی اسماء الرجال" ہے،

اس کے نصوص کی تحقیق اور مخطوطات کا تقابل مفتی عبدالغفار، نعیم اشرف، محب اللہ، شبیر احمد اور بدیع السید اللحام نے کیا ہے اور اس پر مقدمہ نعیم اشرف بن نور احمد نے لگایا ہے اور اسے بقدر چار صفحات کے چمکتی موتیوں کا ہار شیخ، مفتی، محدث اور محقق نکتہ در، محمد تقی عثمانی صاحب تکملۃ فتح الملہم اور میرے سبق الجامع الصحیح للامام الترمذیؒ کے استاذ نے پہنایا ہے اور یہ (ہمارے علم میں) پہلی طباعت ہے، جو ۱۴۱۳ھ چودہ سو تیرہ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پوری ہوئی۔

دوسری: ابوالحسن علی بن محمد، معروف بعلم الدین، سخاوی، متوفی ۶۴۳ھ نے اس کی شرح کی۔

تیسری: عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز، ابہری، متوفی حدود ۸۹۵ھ نے اس کی شرح کی ہے اور اس کا نام رکھا ہے: ''منہاج المشکوٰۃ'' اور صاحب خلاصۃ البیان نے اس کا حوالہ دیا ہے۔

چوتھی: نور الدین علی بن سلطان محمد، ہروی، معروف بالقاری، متوفی ۱۰۱۴ھ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''مرقات المفاتیح لمشکوٰۃ المصابیح'' اور یہ مشکوٰۃ پر حاوی متن ایک عظیم شرح ہے، اس کا حوالہ علامہ عبدالوہاب بن عیسی، جیلانی، متوفی ۱۲۵۷ھ، صاحب خلاصۃ البیان (فی شرح لغات المشکوٰۃ) نے دیا ہے۔

پانچویں: علامہ سید شریف جرجانی کا مشکوٰۃ پر ایک حاشیہ ہے جو کہ خلاصۃ الطیبی کے نام سے مشہور ہے، اس کا حوالہ علامہ عبدالوہاب صاحب خلاصۃ البیان نے بھی دیا ہے۔

چھٹی: علامہ محدث عبدالحق، دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، متوفی ۱۰۵۲ھ نے اس کی شرح کی ہے، جس کا نام ''لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح'' رکھا ہے۔

ساتویں: اسی مذکور عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فارسی میں بھی ایک شرح کی ہے، وہ پہلی شرح عربی میں تھی اور اس کا نام رکھا ہے ''اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ'' یہ دونوں بڑی شرحیں ہیں اور ان کا حوالہ سید عبدالوہاب صاحب خلاصۃ البیان فی شرح لغات المشکوٰۃ نے دیا ہے۔

آٹھویں: مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''التعلیق الصبیح''۔

نوویں: مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''مرعات المفاتیح''۔

دسویں: شیخ عبدالنبی عمادالدین محمد شطاریؒ، متوفی ۱۰۲۰ھ نے اس کے شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''ذریعۃ النجاۃ شرح مشکوٰۃ''۔

گیارھویں: سید محمد ابوالمجد محبوب عالم ابن

السید جعفر احمد آبادی متوفی ۱۱۱۱ھ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''زینۃ النکاۃ فی شرح المشکوٰۃ''۔

بارھویں: علامہ شیخ ابوالفضل احمد بن علی، معروف باابن حجر، عسقلانی، متوفی ۸۵۳ھ نے ''ہدایۃ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکوٰۃ'' لکھی ہے۔

تیرھویں: شیخ محمد سعید ابن مجدد الف ثانی، متوفی ۱۰۷۰ھ کا مشکوٰۃ پر حاشیہ ہے۔

چودھویں: شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر، ہیثمی، متوفی ۹۷۳ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے۔

پندرھویں: قاضی شمس الدین گوجرانوالوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''التعلیق الفصیح علی مشکوٰۃ المصابیح''۔

سولھویں: شیخ قاری، مقری محمد طاہر، ملتانی، مکیؒ نے اس کی شرح اردو زبان میں کی ہے۔

سترھویں: شیخ نذیر احمد مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد اور میرے مشکوٰۃ کے استاذ نے اس کی شرح کی ہے جو کہ املائی شرح ہے، تین جلدوں پر مشتمل ہے، اردو زبان میں ہے، جس کا نام ''اشرف التوضیح فی حل مشکوٰۃ المصابیح'' رکھا ہے۔

اٹھارھویں: نواب قطب الدین خان بہادر، متوفی ۱۲۸۹ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح کی ہے اور نام رکھا ہے ''مظاہر حق'' اور یہ مشکوٰۃ کا اردو زبان میں ترجمہ ہے، تھوڑی سی شرح کے ساتھ۔

انیسویں: مولوی کرامت علی، جونپوری متوفی ۱۲۹۰ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشکوٰۃ کے پہلے حصے کا ترجمہ کیا ہے۔

بیسویں: مولانا عبدالسبحان، ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مشکوٰۃ پر ایک حاشیہ ہے جس میں اس نے بعض مشکل احادیث کو حل کیا ہے، اور وہ طبع نہیں ہوا۔

اکیسویں: مولانا عبدالحق، دار بھنگوی کی ''تصفیۃ المرآت لترجمۃ المشکوٰۃ'' ہے جس میں مشکوٰۃ کا فارسی اور پشتو میں ترجمہ کیا ہے اور اس میں انہوں نے لمعات سے استفادہ کیا ہے۔

بائیسویں: مولانا قاضی عبدالسبحان، کہلاہٹی، متوفی ۱۹۵۸ء، رحمہ اللہ تعالیٰ کا حاشیۃ المشکوٰۃ (عربی میں) ہے۔[۱۵]

تیئیسویں: شیخ علامہ نصیرالدین غورغشتوی کا حاشیۃ المشکوٰۃ (عربی میں) ہے اور یہ حاشیہ انتہائی عمدہ ہے، کوئی مقام حل کئے بغیر نہیں چھوڑتا اور یہ مطبوع ہے، عام ملتا ہے اور ہمارے دیار میں یہ مشکوٰۃ کے حاشیہ پر طبع کیا گیا ہے، کتاب کو ایسے حل کرتا ہے جیسے استاذ شاگرد کو پڑھاتا ہے (لیکن یہ شروع میں تو ایسا ہے، بعد میں تقریباً عام متداول حاشیہ کی طرح ہے ۱۲ منہ) اور مولانا نصیرالدین غورغشتوی

ہمارے استاذ، شیخ، علامہ، فہامہ، ولی کامل، معلم مشفق، شیخ، حکیم مولانا محمد عبدالرؤف بن کمال الدین آرائیں بانی و (سابق) مہتمم جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد پاکستان، مولود، ۱۹۲۲ء متوفی یکم رجب ۱۴۱۵ھ، ۴ دسمبر ۱۹۹۴ء کے استاذ ہیں اور شیخ استاذ محمد عبدالرؤفؒ ایک شب خیز انسان اور اتنی لمبی دعائیں مانگنے والے تھے کہ انتظار کرنے والا، دیکھنے والا تھک جاتا اور دیکھنے والے کو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا دشوار ہوجاتا لیکن آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نماز کے بعد بدستور رب رحمان کی طرف پھیلے ہوئے ہوتے، اے رحمان! ان پر رحم فرما اور مغفرت کا احسان فرما اور جنت کے وسط میں انہیں داخل فرما اور اے منان! ان کے ساتھ ہمیں جنت الفردوس میں جمع فرما اور ان کے پسماندہ گان کو اپنی رضاء کے ساتھ گھیر لے اور ان میں کوئی ایسا بنا جو بھلائی میں ان کے قائم مقام ہو، اور انہوں نے ہی اپنے جامعہ میں میری تدریس کے دوران مجھے بغیر احسان جتلائے مقالہ منالہ (پی ایچ ڈی مقالہ) کے کام کی اجازت دی، پس اے اللہ! ان کے اجر کو کئی گنا کردے اور جہنم سے انہیں محفوظ فرما، آمین اللّٰہم آمین، ویرحم اللہ عبدا قال امینا۔

چوبیسویں: سید صوفی عبدالوہاب بن عیسیٰ ناصری، بھاگوی، بلوچستانی جیلانی متوفی ۱۲۵۷ھ رحمہ اللہ تعالیٰ کا حاشیہ ہے، جس کا نام ''خلاصۃ البیان'' رکھا ہے جس پر پی ایچ ڈی مقالہ لکھ رہا ہوں (لکھ چکا ہوں)۔

پچیسویں: جیسا کہ ''کشف الظنون'' میں لکھا ہے کہ مشکوۃ والے کے بعد ایک شخص فضلاء میں سے آیا جس نے ہر باب میں ایک دوسری فصل کا اضافہ کیا تو کل چار فصلیں ہوگئیں اور یہ چوتھی فصل اس فاضل نے ان سے جمع کیا ہے جو مشکوۃ اور مصابیح والے کے بعد پائے گئے ہیں، ائمہ سبعہ یعنی حمیدی، ابن اثیر، صغانی، اقلیشی، نووی اور مدینی کی دواوین معتبرہ میں سے ہر ایسی حدیث لی ہے جس سے کسی مجتہد نے اپنے مذہب پر استدلال کیا ہے، تو گویا یہ ان دو کتب کے لئے بمنزلہ شرح کے ہوگیا اور انہوں نے اس کا نام رکھا ہے ''انوارالمشکوۃ'' چنانچہ ان میں تعداد کتب (۲۹) انتیس ہے اور ابواب (۳۲۷) تین سو ستائیس اور تعداد فصول (۱۳۰۸) تیرہ سو آٹھ ہے۔[۱۶]

چھبیسویں: اس کا انگریزی ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ ۱۸۰۹ء میں۔[۱۷]

تعداد احادیث مشکوۃ المصابیح:

مصابیح السنۃ میں چار ہزار چار سو تیس (۴۴۳۰) احادیث ہیں اور مشکوۃ والے نے ایک ہزار نو سو اکتالیس (۱۹۴۱) احادیث کا اضافہ کیا ہے پس مجموعہ پانچ ہزار نو سو اکتالیس (۵۹۴۱) ہیں۔[۱۸]

مشکوۃ کی فضیلت کے بارے میں ابیات:

لئن کان فی المشکوۃ یوضح مصباح
فذاک مشکوۃ وفیھا مصابیح
وفیھا من الانوار ماشاع نفعھا
لھٰذا علی کتب الانام تراجیح
ففیہ اصول الدین والفقہ والھدی
حوائج اھل الصدق منہ مناجیح۔[۱۹]

(ترجمہ: اگر چراغدان میں ایک چراغ روشن کیا جاتا ہے۔
پس یہ ایسا چراغدان ہے جس میں کئی چراغ ہیں۔
اور اس میں روشنیاں ہیں جن کا نفع پھیلا ہوا ہے۔
اس کو لوگوں کی کتابوں پر کئی ترجیحات ہیں۔
چنانچہ اس میں دین، فقہ اور ہدایت کے اصول ہیں۔
اہل صدق کی حاجات کو اسی سے کامرانی ہے۔)

خطیب تبریزی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دوسری تالیف ان کا رسالہ ''اکمال فی اسماء الرجال'' ہے۔

اکمال فی اسماء الرجال: جاننا چاہئے کہ اسی نام سے ایک دوسرا رسالہ بھی ہے جو کہ ''الاکمال فی اسماء الرجال'' سے مشہور ہے وہ اس کے علاوہ ہے کیونکہ وہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا ہے جسے انہوں نے تراجم صحابہ وتابعین ذکر کرنے کے لئے تالیف کیا ہے اور رسالہ ''اکمال'' مشکوۃ والے کا ''مشکوۃ المصابیح'' کے تتمہ کے طور پر انہوں نے تالیف کیا ہے۔ جس میں ان رجال کے تراجم ہیں جن کا ذکر احادیث مشکوۃ کی ابتداء میں (یا دوران) آیا ہے (نیز اس کے باب ثانی میں ائمہ اصول کو بھی ذکر کیا ہے) اور وہ شرح طیبی، مطبوع کراچی کی آخری جلد، بارہویں میں طبع شدہ ہے لیکن اس میں کمپیوٹر کی بعض غلطیاں ہیں اور ہندو پاک کے شہروں میں مشکوۃ کے آخر میں بھی مطبوع ہے۔

اکمال کی ابتداء: رب وفقنی للتکمیل والتتمیم اللھم بک نستعین وعلیک نتوکل سبحانک اللھم ونحمدک علی نعمک بجمیع محامدک واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدک ورسولک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین، امابعد فھٰذا کتاب فی اسماء الرجال مشتمل علی البابین، الباب الاول فی ذکر الصحابۃ ذکرھم وانثاھم ومن بعد من التابعین وغیرھم ممن لہ ذکر او روایۃ فی کتاب المشکوۃ مرتب علی حرف التھجی، واذکر الکنیۃ ممن اشتھر بھا فی حروف الکنیۃ دون حرف اسمہ فی حروف الاسم مثل ابی ھریرۃ اسمہ عبداللہ او عبدالرحمان اذکرہ فی حرف الھاء لا فی حرف العین

والباب الثانی فی ذکر من لهم الاصول من المذکورین فی اول المشکوة وغیرهم و ان لم نذکرهم فی اولها رضوان الله علیهم اجمعین۔[20]

اکمال کی انتہا: قال المؤلف رحمه الله وقع ذکره (ای النووی) فی آخر الکتاب کما وقع اسمه فی آخر الحروف ثم انی ما اعتمدت فی نقل ما اوردته الاعلی کتب الائمة الثقات مثل الاستیعاب لابن عبدالبروحلیة الاولیاء لابی نعیم الاصفهانی وجامع الاصول ومناقب الاخیار لابی السعادات الجزری والکاشف لابی عبدالله الذهبی، الدمشقی وفرغت من هذه تصنیفا یوم الجمعة عشرین رجب الحرام الفرد سنة اربعین وسبعمأة من جمعه وتهذیبه وتشذیبه وانا اضعف العباد الراجی الی عفو الله تعالیٰ وغفرانه محمد بن عبیدالله الخطیب ابن محمد بمعاونة شیخی ومولائی سلطان المفسرین، امام المحققین، شرف الملة والدین، حجة الله علی المسلمین الحسین بن عبدالله بن محمد الطیبی متعه الله بطول بقائه ثم عرضته علیه کما عرضت المشکوة فاستحسنه کما استحسنها واستجادها والحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی محمد وآله واصحابه اجمعین۔ پوری ہوگئی اور بعض نسخوں میں ''اصحابہ'' کی جگہ ''الطیبین الطاهرین فی کل وقت وحین'' ہے۔[21]

خطیب تبریزی کے تذکرہ کے مراجع مندرجہ ذیل ہیں:

۱- کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون۔

۲- مشکوۃ المصابیح اور اس کی شرحیں۔

۳- اکمال فی اسماء الرجال اور عام کتب تواریخ۔

حوالہ جات

۱- ابوالعباس احمد، المعروف بابن خلکانؒ، المتوفی ۱۸۱ھ ''وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان'' ص ۲۳۹ ج ۴ طبع بیروت۔

۲- علی بن سلطان محمد، القاریؒ، ''مرقات المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح'' ص۲ ج۱ طبع ملتان۔

۳- مولانا عبدالحق المحدث الدہلویؒ ''لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح'' (مع التعلیقات والمقدمة) ص۱۳ ج۱ طبع لاہور

۴- محمد بن جعفر، الکتانیؒ، المتوفی ۱۳۴۵ھ ''الرسالة المستطرفة لبیان مشهور کتب السنة المشرفة'' ص ۱۴۵ طبع

کراچی ۱۳۷۹ھ ۱۹۶۰ء۔
۵- شرف الدین حسین بن محمد، طیبیؒ، متوفی ۷۴۳ھ "الکاشف عن حقائق السنن "(مع التعلیقات لنعیم اشرف) ص ۳۴ ج ۱۔ طبع کراچی ۱۴۱۳ھ۔
۶- محمد حنیف، گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین ص ۱۷۱ طبع دارالاشاعت کراچی۔
۷- الخطیب التبریزیؒ، "مشکوۃ المصابیح الصفحۃ الاولیٰ والاخیرۃ "ص ۵۸۴ ج ۲ طبع پشاور۔
۸- الخطیب التبریزیؒ "مشکوۃ المصابیح" ص ۱۰ ج ۱ طبع پشاور۔
۹- شرف الدین حسین بن محمد، طیبیؒ، متوفی ۷۴۳ھ "الکاشف عن حقائق السنن "(مع التعلیقات لنعیم اشرف) ص ۳۴ ج ۱ طبع کراچی ۱۴۱۳ھ۔
۱۰- الخطیب التبریزیؒ "اکمال فی اسماء الرجال "(باٰخر المشکوۃ) ص ۶۲۸ ج ۲ طبع کراچی، پشاور ۱۴۱۳ھ۔
۱۱- شرف الدین حسین بن محمد، طیبیؒ، متوفی ۷۴۳ھ الکاشف عن حقائق السنن ص ۳۴، ۳۵ ج ۱ طبع کراچی ۱۴۱۳ھ۔
۱۲- ایضا ص ۸۸ ج ۱۔
۱۳- ایضاً ص ۸۴ ج ۱۔
۱۴- الخطیب التبریزیؒ "مشکوۃ المصابیح" ص ۱۱ ج ۱ طبع کراچی۔
۱۵- پی ایچ ڈی مقالہ "علم تفسیر اور حدیث میں علماء سرحد کی خدمات" سندھ یونیورسٹی جامشورو۔
۱۶- مصطفیٰ بن عبداللہ، حاجی خلیفہ، کاتب چلپیؒ "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" (مع الحواشی والمنھیات) ص ۱۷۰۰ ج ۲ طبع طہران ۱۳۷۸ھ ۱۹۶۷ء۔
۱۷- "فردینان توتل" المنجدفی الادب والعلوم "ص ۱۹۹ طبع بیروت ۱۹۶۲ء۔
۱۸- علامہ عبدالعزیز، فرہارویؒ "کوثر النبی وزلال حوضہ الروی" ص ۱۴ طبع ملتان ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۳ء۔
۱۹- علی بن سلطان محمد، القاریؒ "مرقات المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح" ص ۲ ج ۱ طبع ملتان۔
۲۰- شرف الدین حسین بن محمد، طیبیؒ، متوفی ۷۴۳ھ "الکاشف عن حقائق السنن" (مع التعلیقات لنعیم اشرف) ص ۱۷۳ ج ۱۲ طبع کراچی، الخطیب التبریزیؒ مشکوۃ المصابیح ص ۵۸۵ ج ۲ طبع کراچی پشاور۔
۲۱- ایضا، الکاشف ص ۳۸۲-۳۸۳ ج ۱۲، ایضاً، المشکوۃ ص ۶۲۸ ج ۲۔

☆☆
☆